ABC Certified Weekly MASAEL Quetta

ہفت روزہ مسائل کوئٹہ

مسائل آپ کے اجاگر ہم کریں گے

ایڈیٹر: اسرار محمد کھیتران
ڈپٹی ایڈیٹر غضنفر محمد کھیتران

03168823946
masaelqta@gmail.com

جلد نمبر 24 | 22 تا 28 فروری 2021ء | قیمت 15 روپے | شمارہ نمبر 08

گلستان صحت تعلیم و دیگر بنیادی سہولیات سے محروم

صحت کے شعبے کی بہتری کیلئے جنگی بنیادوں پر اقدامات کئے جائیں

سڑکوں کی ابتر صورتحال کی وجہ سے منٹوں کا سفر گھنٹوں میں طے کرنا پڑتا ہے

تعلیم کے بغیر کوئی بھی معاشرہ امن کا گہوارہ نہیں بن سکتا، تعلیم یافتہ قومیں ہی ترقی کی راہ پر گامزن ہوتی ہیں

ایسے ہیں جہاں سکول و کالجز سرے سے ہی نہیں ہیں۔ بہت کم ایسے اضلاع ہیں جہاں سیکنڈری سکول اور کالجز کی تعمیر پر توجہ دی گئی ہے۔ پختہ پرائمری سکول سے فراغت کے بعد بچوں کی تعلیم کا آگے کوئی مستقل نظام نہیں ہوتا ہے۔

پرائمری سکولز میں ایسے سینکڑوں سکول شمار کیے جاسکتے ہیں جو اساتذہ کی عدم توجہی، قابلیت کی کمی اور مناسب انتظامات نہ ہونے کی وجہ سے بند پڑے ہیں۔

تعلیم کی پسماندگی کو ختم کرنے کیلئے گزشتہ دنوں بلوچستان کے ضلع قلعہ عبداللہ کی تحصیل گلستان میں سماجی تنظیم کا کا فاؤنڈیشن کی جانب سے اسکول کی افتتاحی تقریب کے بعد میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کیا، سماجی و قبائلی رہنماء عبدالشکور خان اچکزئی کا کہنا تھا کہ گلستان بلوچستان کا ایک ایسا علاقہ ہے جہاں بنیادی سہولیات بالکل نہ ہونے کے برابر ہیں یہاں پر صحت کی بات کی جائے تو دیہی مرکز صحت کا قیام 1923 میں عمل میں آیا یہ مرکز صحت پشتونخوا میپ کے سربراہ کے گھر سے دس منٹ کے فاصلہ پر ہے، سماجی و قبائلی رہنماء عبدالشکور خان اچکزئی نے ان خیالات کا اظہار گزشتہ دنوں سماجی تنظیم کا کا فاؤنڈیشن کی جانب سے اسکول کی افتتاحی تقریب کے بعد میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کیا، سماجی و قبائلی رہنماء عبدالشکور خان اچکزئی کا کہنا تھا کہ پشتونخوا میپ کے سربراہ نے عوام سے بہت سے وعدے کئے ہیں لیکن ان کے اپنے پڑوسی پسماندگی کا شکار ہیں دعوے اور وعدے کرنے والوں نے اپنے قوم کو ترقی سے محروم رکھا ہے گلستان کے لوگ ہسپتال اور سکول سے محروم ہیں سڑکیں پانی بجلی

سڑکیں، اسپتال، سکول کھنڈرات میں تبدیل، عوام کا کوئی پرسان حال نہیں

گلستان بلوچستان کا ایک ایسا علاقہ جہاں بنیادی سہولیات بالکل نہ ہونے کے برابر ہیں یہاں پر صحت کی بات کی جائے تو دیہی مرکز صحت کا قیام 1923 میں عمل میں آیا یہ مرکز صحت پشتونخوا میپ کے سربراہ کے گھر سے دس منٹ کے فاصلہ پر ہے، سماجی و قبائلی رہنماء عبدالشکور خان اچکزئی نے ان خیالات کا اظہار گزشتہ دنوں سماجی تنظیم کا کا فاؤنڈیشن کی جانب سے اسکول کی افتتاحی تقریب کے بعد میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کیا، سماجی و قبائلی رہنماء عبدالشکور خان اچکزئی کا کہنا تھا کہ پشتونخوا میپ کے سربراہ نے عوام سے بہت سے وعدے کئے ہیں لیکن ان کے اپنے پڑوسی پسماندگی کا شکار ہیں دعوے اور وعدے کرنے والوں نے اپنے قوم کو ترقی سے محروم رکھا ہے گلستان کے لوگ ہسپتال اور سکول سے محروم ہیں سڑکیں پانی بجلی اور گیس تو دوسرے حصہ میں آتے ہیں۔ سکول اور صحت اولین مطالبہ ہے یہ بھی یہاں دستیاب نہیں ہیں سکولوں اور مرکز صحت میں جانور بندھے ہوئے ہوتے ہیں مرکز ایک چھوٹی سی عمارت سے محروم ہے کئی سال سے زیر تعمیر مرکز صحت تاحال فنکشنل نہیں ہوسکا ہے عمارت کی کھڑکیاں، دروازے نہیں ہیں دیواریں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں منشیات کے عادی افراد نے یہاں پر اڈے جما بیٹھے ہیں۔ بلوچستان میں اکثر دیہی علاقے ایسے ہیں جہاں آج بھی تعلیم کی طرف کوئی توجہ نہیں دی جاتی۔ بیشتر علاقے

عبدالشکور خان اچکزئی عبدالله طارق جاوید مینگل، سماجی و قبائلی رہنماء، عبدالشکور خان اچکزئی، سماجی رہنماؤں، صحافیوں و دیگر نے تقریب سے خطاب کرتے ہوئے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ ڈپٹی کمشنر قلعہ عبداللہ طارق جاوید مینگل کا کہنا تھا کہ صوبہ بلوچستان میں گلستان کو قبائلی لڑائی کے نام سے پہچانا جاتا ہے لوگوں کی زبان پر جب گلستان کا نام آتا ہے تو لوگوں میں خوف اٹھتا ہے کیوں ہے قبائلی جنگوں کی وجہ سے حکومت بھی ان علاقوں میں کوئی ترقی ممکن نہیں بنا سکی ہے اس کی یہی وجہ ہے کہ لوگ ایک خوف میں مبتلا تھے شب و روز قبائلی لڑائیوں سے لوگ تنگ آچکے تھے قبائلوں نے اپنی جنگیں اور لڑائیاں ختم کر کے ثابت کردیا ہے کہ وہ اس علاقے اور یہاں کے لوگوں کی ترقی کے فکرمند ہیں اس اسکول کی بنیاد نے ہر ایک فرد کو امن اور ترقی کا پیغام دیا ہے اس اسکول کے قیام سے حکومت کو بھی کام کرنے کا موقع ملا ہے یہ لوگ ایک پسماندہ اور قبائلی علاقے میں پیدا ہوئے ہیں یہاں کے لوگوں کا تعلیم بنیادی حق ہے ہماری ہر ممکن کوشش ہوگی کہ یہاں پر سرکاری تعلیمی ادارے کا قیام عمل میں لایا جائے اداروں کی تعمیر سے ملک و قوم ترقی کی جانب رواں دواں ہوگا۔ کا کا فاؤنڈیشن کی جانب سے اسکول کی افتتاحی تقریب سے قبائلی سماجی، و قبائلی رہنما عبدالشکور اچکزئی رہنماء اور ودیگر نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ یہاں اپنے علاقوں کی تعمیر اور ترقی کے لئے ہر کے ممکن کوشش جاری ہے حکومت ایک نظام لوگوں کو کو قیادت کی طرح چلانے کا نام ہے اگر تب ریاست اور حکومت ہر فرد کو چلانے کا ذمہ سے اٹھائے گا تو حکومت چلنا کیسے ممکن اب ہوسکتا ہے، مال اور دولت لوگوں کے لئے خرچ کرنے کا نام ہے نہ کہ دولت جمع کرکے بے سہارا لو گو ں پر مسلط ہو جائیں۔ انہوں نے قلعہ عبداللہ کے

سردار حاجی احمد خان اچکزئی

فاونڈر آف احمد خان سکول اینڈ کالجز سسٹم اور کا کا شہید فاؤنڈیشن

مسائل کو اجاگر تک بہتر نہیں کیا کرتے ہوئے کہا جاسکا۔ سوال یہ کہ یہاں تعلیم سمیت صحت اور دیگر اہم مسائل موجود ہیں لوگ ہسپتال دور کی بات کلینک سے محروم ہیں قوموں کے عروج و زوال میں تعلیم کا کردار ہمیشہ سے بنیادی رہا ہے اور یہ قانون فطرت بن چکا ہے کہ جس قوم نے تعلیم کے میدان میں ترقی کی دنیا کی حکمرانی کا حق بھی عرسوں سے محروم رہے ہیں یہاں کے لوگوں کا مطالبہ ہے کہ انہیں تعلیم چاہئے۔

ڈپٹی کمشنر قلعہ عبداللہ طارق جاوید مینگل کا کہنا تھا کہ امن کی فضاء قائم ہوچکی ہے قبائلوں نے اپنی مستقبل کی خاطر اپنی لڑائیاں ختم کر کے دنیا کو امن کا پیغام دیا ہے

ترقی یافتہ ممالک کا راز ہی تعلیم میں ہے دیکھا جائے تو لاہور میں دو صدیاں پہلے 1864 میں ایک ادارے کا قیام عمل میں آیا یہی وجہ ہے وہ لوگ کئی زیادہ ترقی یافتہ گلستان میں لوگ تعلیم کے زیور سے بڑے بھی

مملکت خداداد کا سب سے بڑا صوبہ بلوچستان ترقی کے حوالے سے سب سے پسماندہ ترین صوبہ ہے۔ گورننس کے فقدان کی وجہ سے صوبے کے عوام کو صحت عامہ سمیت بنیادی مسائل درپیش ہیں۔ بلوچستان میں اب تک کوئی ایسا سرکاری یا غیر سرکاری ہسپتال موجود نہیں جہاں بہتر علاج کی سہولیات میسر ہوں۔ بلوچستان کے دیہی علاقوں میں صحت عامہ کی سہولیات میسر نہ ہونے کی وجہ سے حاملہ خواتین کو شدید تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اکثر کیسز میں زچہ و بچہ موت کے منہ میں چلے جاتے ہیں کیونکہ انہیں کسی بھی قریبی شہر تک پہنچنے کیلئے سڑکوں کی ابتر صورتحال کی وجہ سے منٹوں کا سفر گھنٹوں میں طے کرنا پڑتا ہے۔ صحت تو بنیادی انسانی حق ہے مگر وہ حیران ہیں کہ اربوں روپے خرچ ہونے کے باوجود انہیں علاج کی سہولیات میسر نہیں ہیں۔

علاقہ مکینوں کا مطالبہ ہے کہ صحت کے شعبے کی بہتری کیلئے جنگی بنیادوں پر اقدامات کئے جائیں، خاص طور پر اندرون صوبہ دور دراز علاقوں میں سرکاری ہسپتال قائم کئے جائیں جبکہ پہلے سے موجود ہسپتالوں کو فعال کیا جائے اور وہاں ادویات کے علاوہ صحت کی سہولیات پہنچائی جائیں۔

☆☆☆☆☆☆☆

بلوچستان کی عوام میں شرح خواندگی نہ ہونے کی بنا پر اپنے بنیادی حقوق کے لیے شعور اجاگر نہ ہو سکا۔ جس کی وجہ سے وہ ہمیشہ پسماندگی کی زندگی گزارنے پر مجبور رہے اور ہیں۔ پاکستان میں تعلیم سمیت بنیادی انسانی حقوق فراہم کرنے کے لیے مختلف سماجی ادارے مصروف عمل ہیں، بات کی جائے صحت کی تو اس صوبہ میں صحت کا بھی کوئی پرسان حال نہیں رقبے کے لحاظ سے

چیف ایڈیٹر و پبلشر محمد اسحاق نے سعید پرنٹنگ پریس مشن روڈ کوئٹہ سے چھپوا کر دفتر ہفت روزہ مسائل کوئٹہ آرٹ سکول روڈ کوئٹہ سے شائع کیا۔ فون نمبر: 081-2822725

چیف رپورٹر: نثار محمد کھیتران

آپ بھی لکھ سکتے ہیں

سیاسی، سماجی، معاشی موضوعات کے متعلق اپنی مختصر مگر جامع تحریریں صاف ستھرے انداز میں ہمیں بھیجیں ہم انہیں اپنے اخبارات کی زینت بنائینگے۔ رابطہ نمبر: [illegible] واٹس ایپ: [illegible]
Email: masaelqta@gmail.com
[illegible]

پاکستان میں خشک سالی کا خدشہ

موسم سرما میں کم بارشوں کے سبب ملک کے مختلف علاقوں میں خشک سالی کا خدشہ ہوسکتا ہے۔ محکمہ موسمیات نے خشک سالی ایڈوائزری جاری کردی جس کے مطابق گذشتہ اکتوبر سے جنوری کے دوران ملک میں معمول سے 31 فیصد کم بارشیں ہوئیں، موسم سرما میں کم بارشوں کے سبب وسطی وجنوبی بلوچستان کے اضلاع میں خشک سالی کی صورتحال پیدا ہوسکتی ہے جبکہ بلوچستان کے اکثر علاقوں میں درمیانے درجے کی خشک سالی کا امکان ہے۔ خشک سالی کے سبب متعلقہ اضلاع میں زراعت و لائیو اسٹاک متاثر ہوسکتی ہے، کاشت کار علاقوں میں ربیع کی فصل کیلئے پانی کی کمی کا سامنا کرنا پڑسکتا ہے۔ ایڈوائزری کے مطابق بلوچستان میں معمول سے 73.2 فیصد، سندھ میں 72.2 فیصد جبکہ خیبر پختونخوا میں 12.9 فیصد کم بارشیں ریکارڈ کی گئی تاہم پنجاب میں معمول سے 9.8 فیصد، گلگت بلتستان وکشمیر میں 4.3 فیصد زیادہ بارشیں ہوئیں۔ ایڈوائزری میں کہا گیا ہے کہ بلوچستان کے چاغی، گوادر، ہرنائی، کیچ، خاران، مستونگ، نوشکی، پنجگور، قلات، کوئٹہ و واشک میں درمیانے درجے کی خشک سالی کا امکان ہے۔ ایڈوائزری کے مطابق سندھ جنوب مشرقی حصوں میں بھی کم درجے کی خشک سالی کا خدشہ ہے۔ ایڈوائزری میں سٹیک ہولڈرز کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ خشک سالی سے نمٹنے کیلئے قبل از وقت اقدامات کئے جائے جبکہ محکمہ موسمیات سے موسم کی صورتحال پر خود کو اپڈیٹ رکھے۔

مہنگائی کنٹرول کرنا وزیراعظم کی اولین ترجیح

وفاقی وزیرخزانہ عبدالحفیظ شیخ نے کہا ہے کہ مالی بحران کے باعث وزیراعظم عمران خان کو آئی ایم ایف کے پاس جانا پڑا، مہنگائی کم کرنا وزیراعظم کی اولین ترجیح ہے، پاکستان کے معاشی حالات بہتر ہورہے ہیں، عالمی ادارے پاکستان کی بہتر معاشی کارکردگی کا اعتراف کررہے ہیں، اسلام آباد کی سیٹ کوئی ذاتی مقابلہ نہیں سیاسی مقابلہ ہے، منتخب نمائندے اپنی مرضی سے ووٹ دیں گے، چاہتے ہیں سینیٹ الیکشن شفاف ہوں اور قوم فخر کرے۔ تفصیلات کے مطابق سینٹ انتخابات میں کامیابی کیلئے حکمران جماعت تحریک انصاف کی مرکزی قیادت نے سندھ میں ڈیرے ڈال لئے ہیں، وفاقی حکومت نے سندھ میں اتحادی جماعتوں کے ساتھ مل کر حکمت عملی طے کرنے کا فیصلہ کرلیا جس کے سلسلے میں پاکستان تحریک انصاف کا وفد اتوار کو ایم کیو ایم کے مرکز پہنچ گیا۔ ملاقات میں ملک کی مجموعی سیاسی صورتحال اور سینیٹ کے انتخابات کے حوالے سے حکمت عملی بارے بات چیت کی گی۔ اتحادی جماعتوں کے رہنماؤں سے ملاقات کے بعد میڈیا سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ اسلام آباد کی سیٹ کوئی ذاتی مقابلہ نہیں سیاسی مقابلہ ہے، منتخب نمائندے اپنی مرضی سے ووٹ دیں گے، چاہتے ہیں کہ سینیٹ الیکشن شفاف ہوں اور قوم فخر کرے۔ سینٹ الیکشن میں بڑا جوش وخروش نظر آرہا ہے لیکن اس الیکشن میں کوئی خرید وفروخت نہ ہو پوری کوشش کرینگے۔ مہنگائی کم کرنا وزیراعظم کی اولین ترجیح ہے، وزیراعظم کی اولین ترجیح قیمتوں میں اضافے کو روکنا ہے، دنیا میں گھی کی قیمت بڑھ رہی ہے، درآمدی اشیاء پر ٹیکسوں میں کمی کرنا ہمارے لیے چیلنج ہے، اشیا کی قیمتیں نہ بڑھنے دینا بھی حکومت کیلئے چیلنج ہے، وزیراعظم کی پالیسیوں کا محور غریب آدمی ہے، حکومت نے احساس پروگرام کا بجٹ 100 سے بڑھا کر 200 ارب روپے کیا، یوٹیلیٹی اسٹورز کی متعدد اشیاء پر سبسڈی دی جارہی ہے، 72 فیصد لوگوں کو بجلی پر سبسڈی دی جارہی ہے، کورونا کے دوران ڈیڑھ کروڑ خاندانوں کو 12 ہزار فی کس دیے گئے، احساس کیش پروگرام سے لوگوں کی بلاتفریق مدد کی گئی۔ کوئی بھی خوشی سے آئی ایم ایف کے پاس نہیں جاتا، مالی بحران کے باعث وزیراعظم عمران خان کو آئی ایم ایف کے پاس جانا پڑا، پاکستان کے معاشی حالات بہتر ہورہے ہیں، اقتدار سنبھالا تو معاشی حالات بہت خراب تھے، حکومت نے معیشت کو سنبھالنے کے لئے سخت فیصلے کیے، عمران خان کی حکومت آئی تو مالی خسارہ 20 ارب ڈالر تھا، 20 ارب ڈالر کا بیرونی خسارہ اب سرپلس ہوچکا ہے، پچھلی حکومت کے دور میں برآمدات صفر تھیں، بنگلا دیش اور بھارت کی ایکسپورٹ کم اور پاکستان کی بڑھ رہی ہیں، عالمی ادارے پاکستان کی بہتر معاشی کارکردگی کا اعتراف کررہے ہیں۔ اس موقع پر ایم کیو ایم پاکستان کی رابطہ کمیٹی کے رکن فیصل سبزواری نے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ہمارا مطالبہ صرف یہ ہے کہ شہری سندھ کے احساس محرومی کو دور کیا جائے ایم کیو ایم پاکستان اور تحریک انصاف مشترکہ طور پر مردم شماری کے نتائج پر تحفظات رکھتے ہیں یہی وجہ ہے کہ مشترکہ مفادات کونسل کو بھیجی گئی کابینہ سفارشات میں نئی مردم شماری جلد کروانے کی تجویز ہے، ہم نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ اس مقصد کے حصول کے لئے نئے بجٹ میں خاطر خواہ رقم مختص کی جائے جس پر اتفاق ہوا ہے۔ آج پی ٹی آئی کے وفد کے ساتھ تمام نکات پر تفصیل سے گفتگو ہوئی ہے اور ایم کیو ایم پاکستان نے ایک حلیف جماعت کی حیثیت سے ہم نے اپنا اصولی موقف رکھا ہے۔

بلوچستان صحت عامہ کی اور نئے ٹیچنگ ہسپتالوں کی اہمیت

تحریر: سعید یوسف

موجودہ مخلوط صوبائی حکومت نے شعبہ صحت میں مختصر عرصے میں انقلابی اقدامات کئے ہیں۔ کورونا وائرس کی وبائی صورتحال سمیت دیگر امراض میں مبتلا مریضوں کو صحت عامہ کی سہولیات کی فراہمی میں جدید تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اقدامات اٹھائے گئے ہیں۔ مالی سال 2021-20 کے بجٹ میں شعبہ صحت اور میڈیکل ایجوکیشن کی تعلیم کے لیے اخراجات 18.06 فیصد حصہ مختص کیا گیا ہے۔ صوبے کی تاریخ میں پہلی مرتبہ دور رس نتائج پر مبنی پالیسی سازی کے ذریعے شعبہ صحت میں اصلاحات متعارف کروانے کا عمل شروع ہوچکا ہے۔ صوبائی کابینہ کی منظوری سے صوبے کے 8 ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں کو ٹیچنگ ہسپتال کی سطح پر اپ گریڈ کردیا گیا ہے جن میں ڈی ایچ کیو ہسپتال پنجگور، جام غلام قادر ہسپتال حب، ڈی ایچ کیو ہسپتال قلات، ڈی ایچ کیو ہسپتال نوشکی، ڈی ایچ کیو ہسپتال سبی، ڈی ایچ کیو ہسپتال ڈیرہ مراد جمالی، ڈی ایچ کیو ہسپتال ژوب، ڈی ایچ کیو ہسپتال قلعہ عبداللہ کے ضلعی ہسپتال شامل ہیں اور ان ہسپتالوں کو اس درجے پر فائز کرنے میں چار اہم شعبہ جات کو پہلے مرحلے میں مکمل فعال کردیا جائیگا جس میں شعبہ جنرل سرجری، شعبہ جنرل میڈیسن، شعبہ پیڈیاٹرک/ اطفال اور شعبہ گائنی/ زچہ و بچہ کے اہم شعبہ جات شامل ہیں۔ ان شعبہ جات کو فعال کرنے کے لیے ان آٹھ ہسپتالوں میں ان شعبوں کے اسسٹنٹ پروفیسرز، سینئر رجسٹرار کے اسپشلسٹ ماہرین کی خدمات حاصل کی جا رہی ہیں جن کی تقرریوں کے لیے اقدامات آخری مراحل میں ہیں۔ جبکہ ان ہسپتالوں میں پوسٹ گریجویشن اور ہاؤس جاب کے لیے حال ہی میں سیکریٹری صحت نورالحق بلوچ نے وزیر اعلیٰ بلوچستان جام کمال خان کی ہدایات کی روشنی میں پاکستان میڈیکل کمیشن اور کالج آف فزیشن اور سرجنز پاکستان سے رابطہ کیا ہے۔ واضح رہے پوسٹ گریجویٹس اور ہاؤس آفیسر کی تعیناتی سے بعض دور دراز علاقوں کے باسیوں کو بہترین ماہرین اور صحت کی سہولیات میسر آسکیں گی۔ ان ہسپتالوں کو اپ گریڈ کرنے کے لیے حکومت بلوچستان نے پانچ کروڑ روپے کی خطیر رقم بھی جاری کی ہے جس میں ان ہسپتالوں کو جدید خطوط سے مزین طبی آلات، مشینری اور ادویات میسر آسکیں گی۔ صوبائی سیکرٹری صحت نورالحق بلوچ نے اس حوالے سے بتایا کہ ان اصلاحات کے بنیادی مقاصد میں دور دراز کے علاقوں میں رہنے والے عوام الناس کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کرنا اور طبی سہولیات کی فراہمی کو یقینی بنانا ہے تاکہ لوگوں کو ان کی دہلیز پر صحت عامہ کی جدید سہولیات میسر آسکیں۔ واضح رہے کہ ٹیچنگ اسپتال میں مریضوں کو روزمرہ کی پیچیدہ بیماریوں کے علاج میں جدید طرز کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ان بہتر تشخیص سمیت علاج ومعالجہ کو یقینی بنایا جاسکے گا۔ ٹیچنگ ہسپتال میڈیکل سروسز دینے میں اہم ثابت ہونگے یہ سروسز سے پہلے ان ہسپتالوں میں میسر نہیں تھے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ ان ہسپتالوں میں میڈیکل کی تعلیم سے وابستہ افرادی قوت اور طالب علموں کو ریسرچ سے بہرہ مند جدید علوم بھی سکھائے جاسکیں گے جس سے ان کی مجموعی استعداد کار میں اضافہ ہوسکیگا اور صوبائی دارالحکومت کوئٹہ کے ہسپتالوں پر مریضوں کا رش بھی کسی حد تک کم ہوسکے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ وہ غریب و نادار مریض جو کہ بہتر علاج کی سہولیات نہ ہونے کی وجہ سے دیگر صوبوں یا پرائیویٹ ہسپتالوں کا رخ کرتے ہوئے آئے روز لاکھوں روپے خرچ کرتے تھے اب وہ تمام سہولیات سے فیضیاب ہوتے ہوئے اپنا علاج بہتر طبی ماہرین اور سہولیات کی موجودگی میں کروا سکیں گے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ اس کے ساتھ ساتھ ان ٹیچنگ ہسپتالوں میں نتائج پر مبنی تحقیق اور نئی ٹیکنالوجی کے استعمال کے ذریعے مریضوں کی دیکھ بھال کے لئے نئے اور بہتر طریقے متعارف کروائے جاسکیں گے۔ حکومت بلوچستان نے صوبے کے آٹھ ڈی ایچ کیوز کو حال ہی میں ٹیچنگ ہسپتال کا درجہ دے کر انہیں بولان میڈیکل کالج کے ساتھ منسلک کیا ہے۔ واضح رہے کہ اس سے قبل دارالحکومت کوئٹہ میں بولان میڈیکل کالج کی سطح پر ٹیچنگ ہسپتال سمیت ٹرشری کیئر ہسپتال مکمل فعال ہیں، علاوہ ازیں اس حکومت میں تین نئے میڈیکل کالجز جن خضدار، کیچ اور لورالائی میں تعلیمی سرگرمیاں شروع ہونے کا عمل خوش آئند ہے۔ ان اضلاع کے ضلعی ہسپتالوں کو ٹیچنگ ہسپتال کی سطح پر پہلے مرحلے میں مکمل فعال کر دیا گیا ہے۔ صوبے کے دارالحکومت میں بڑے ٹرشری کیئر ہسپتالوں میں مختصر دورانیہ کے دوران اہم شعبہ جات جن میں مریضوں کا رش سمیت امراض کی شرح زیادہ ہونے کے بعد انہیں جدید تقاضوں سے ہم آہنگ بنانے کے لیے اصلاحات اور ان کو بہترین ساز و سامان جس میں مشنری، ادویات، وارڈز کی جدید انداز میں مرمت اور تعمیر کو یقینی بنایا گیا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

منشیات آخر کیوں؟

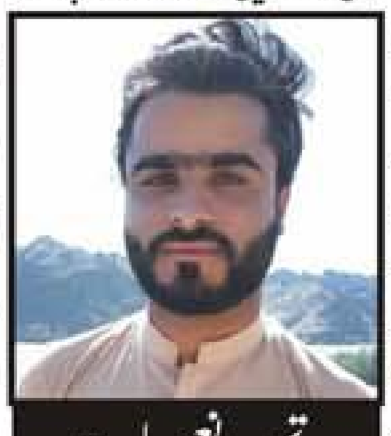
تحریر: نعیم بلوچ

اگر منشیات کی بات کی جائے تو پورے بلوچستان میں تیزی سے بڑتی جارہی ہے وڈھ بلوچستان کے پسماندہ ترین تحصیلوں میں شمار ہوتا ہے وڈھ میں پانچ سال پہلے منشیات کے عادی افراد کی تعداد چند ایک تھی اب اگر دیکھا جائے تو وڈھ جیسے پسماندہ علاقہ میں عادی افراد کی تعداد 500 سو تک پہنچ گئی ہے تو پورے بلوچستان کی حالت کیا ہوگی۔ منشیات کے عادی افراد کو گھر کا پتا چلتا ہے اور نہ ہی بھائی بہن اور بیوی بچوں کا وہ گھر کے ہوتے ہیں اور نہ ہی وہ کسی کام کے اگر ان کو ایک دن نشہ نہیں ملے تو وہ زندگی اور موت کی کشمکش میں ہوتے ہیں اگر وڈھ کو دیکھا جائے تو وڈھ میں ہر قسم کی منشیات آرام سے مل جاتی ہے کون سپلائی کرتا ہے کہاں سے ملتی ہے؟ چمن سے لیکر کراچی تک روڈ پر ہزاروں کے قریب ہمارے فورسز کی چوکیاں موجود ہیں کیا وہ ان کو کنٹرول کرنے میں ناکام ہیں اگر ناکام نہیں ہیں تو منشیات اتنی تیزی سے کیوں پھیل رہی ہے گزشتہ سال 2020 میں خضدار کے آٹھ نوجوان منشیات کے خلاف خضدار سے کوئٹہ تک 350 کلومیٹر پیدل لانگ مارچ کر کے تین دن تک کوئٹہ پریس کلب کے سامنے کیمپ بھی لگائے لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ حکومت بلوچستان کی طرف سے ان سے کوئی ملنے تک نہیں آئے اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ان سب کے ذمہ دار حکومت تو نہیں؟

بلوچستان میں سال میں اتنے بچے سکول میں داخل نہیں ہوتے جتنے بچے منشیات کی عادی بن رہے ہیں۔ کیا حکومت بلوچستان بری طرح ناکام ہے؟ یا یہ ایک بہت بڑا مافیا ہے جو حکومت ان کے سامنے بے بس ہے اگر بے بس نہیں تو کاروائی کیوں نہیں کرتی۔ منشیات کے روک تھام کیلئے ایک فورس اینٹی نارکوٹکس بنائی گئی ہے جو کہ حکومت کی جانب سے ان کو ہر ماہ لاکھوں روپے تنخواہ دی جاتی ہے تنخواہ کیوں دی جاتی جب تک کوئی اپنی ذمہ داری پوری نہ کرتا ہو۔ مزدوری ان مزدوروں کو مل جاتی ہے جنہوں نے کام کیا ہو یہ نہ کہ گھر بیٹھے اور پاکستانی عوام کے ٹیکسوں سے کھائیں۔ آج کل ہمارے تعلیمی اداروں میں منشیات سپلائی ہو رہی ہے ہمارے معاشرے میں بارہ سال کے بچے بھی منشیات کے عادی بن چکے ہیں جو کہ منشیات گٹکہ اور جیم کی شکل میں تیزی سے پھیل رہی ہے۔

اہم ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ وڈھ میں بھی گٹکہ جیسے مضر صحت اور گندی چیزیں بن رہی ہیں کیا وڈھ پولیس اور لیویز ان پر کاروائی نہیں کر سکتے اتنی چھوٹی سے شہر میں اگر وہ کاروائی کریں تو یہ وڈھ جیسے علاقہ ایک ماہ سے پہلے ہی منشیات سے پاک ہوگا لیکن بدقسمتی ہے کہ ہماری لوکل انتظامیہ اس حوالے سے مکمل خاموش نظر آرہی ہے۔

منشیات ایک میٹھا زہر۔۔۔ذمہ دار کون۔۔۔؟

تحریر: قادر خدرانی

معاشرے کے اکثریت نوجوان سوشل میڈیا پر مختلف مسائل اجاگر کرتے رہتے ہیں بہترین عمل لیکن معاشرے پر کوئی احسان نہیں بلکہ یہ ہم سب پر فرض ہے معاشرے کے ہر باشعور افراد کی ذمہ داری ہے معاشرے کی بہتری کیلئے کوشش کریں ہر وہ غلط کام کی نشاندہی کریں تاکہ برائی جڑ سے ختم ہوجائے ایک بہترین قوم بن جائیں۔۔۔ اس جدید دور کا بہترین ہتھیار سوشل میڈیا ہے جس سے باآسانی معاشرے کے ہر فرد اپنے مسائل بہتر انداز میں اجاگر کرسکتے ہیں آج اس پلیٹ فارم کی توسط سے میں ایک اہم مسئلے کی نشاندہی کر رہا ہوں اس کی پہلے بھی کئی بار ہمارے سوشل ایکٹوسٹ صحافی باشعور افراد اس ناسور کی نشاندہی کر چکے ہیں مگر آج ایک بار پھر میں اپنے قارئین کو جس میں سیاسی پارٹی حکومتی انتظامیہ سول سوسائٹی صحافی سوشل ایکٹوسٹ کو اس اہم مسئلے پر متوجہ کرنے کی کوشش کر رہا ہوں اور ساتھ ساتھ یہ امید اور توقعات بھی رکھتا ہوں کہ وہ اس اہم مسئلے پر یک زبان ہوکر اور اپنی اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرینگے تاکہ اس ناسور سے چھٹکارا مل سکے اب اس اہم مسئلے کی طرف آتے ہیں کمبخت منشیات معاشرے میں روز بروز بڑھتا جارہا ہے ہمارے معاشرے میں منشیات کا بڑھتا ہوا رجحان اور نفسیاتی مسائل کسی سنگین خطرے سے خالی نہیں منشیات کا نشہ ایک ایسی لعنت ہے جو چند منٹ کے سکون کے دھوکے سے شروع ہوتی ہے اور زندگی کی بربادی پر دم لیتی ہے موت کے منہ میں دھکیل دیتا ہے منشیات کی لعنت صرف بازاروں اور تعلیمی اداروں میں ہی نہیں بلکہ جگہ جگہ ایک فیشن کے طور پر سامنے آرہی ہے منشیات کے طرف نوجوان بڑھ رہے ہیں اس کا اصل وجہ جگہ جگہ دستیاب ہیں کوئی روک ٹوک نہیں شہر دیہی علاقوں گاؤں کے بچے بھی اس لعنت سے محفوظ نہیں ہیں جس کے انتہائی مضر اثرات نمایاں نظر آرہے ہیں راہ چلتے چھوٹے بچے بھی سگریٹ کا دھواں اڑاتے دیکھائی دیتے ہیں یا گٹکا پان سے منہ بھرا ہوا نظر آتا ہے اکثر بچے اور نوجوان مذاق مذاق میں نشے کی عادت کا شکار ہو جاتے ہیں سوسائٹی میں اکثر بچے معمولی نشہ آور چیزوں کا انتخاب کر کے بڑے نشوں کا عادی بن جاتے ہیں جیسا کہ سگریٹ گٹکا پان پراگ رتن جے ایم وغیرہ وغیرہ سے اس تباہ کن راستہ کا آغاز کرتے ہیں پھر رفتہ رفتہ عادی بن جاتے ہیں نوجوان چھوٹے نشہ کا سہارا ٹائم پاس کیلئے یا خوشی مزاق سے لیتے ہیں ہم دیکھتے ہیں کہ یہ نوجوان نسل سگریٹ یا دیگر نشہ آور چیزوں کا انتخاب کر کے استعمال شروع کرتے ہیں پھر یہ شوق آہستہ آہستہ وقت کے ساتھ ساتھ ضرورت بن جاتا ہے پھر اس لعنت سے چھٹکارا پانا مشکل بن جاتا اور اس طرح وہ شخص مکمل طور پر نشے کا عادی بن جاتا ہے اور پھر اس کے دل و دماغ پورے جسم کو مکمل تباہ و برباد کردیتا ہے نشے کے عادی افراد ہر وہ غلط کام کرنے لگتا ہے جہاں سے پیسے حاصل کرسکے نشہ آور چیزوں کو خرید سکے تو اس سے بگاڑ پیدا ہوتا ہے اس طرح معاشرے میں چوری ڈکیتی کی وارداتوں میں اضافہ ہوتا ہے زہر کی چند منٹ کے سکوں کیلئے اپنی اچھا بھلا تندرست صحت مند پر سکوں زندگی کو تباہی کی دہلیز پر لاکر کھڑا کرتا ہے ناسور نشہ نوجوان نسل کی مستقبل کو تاریکیوں میں تبدیل کرتا ہے منشیات زہر جیسی لعنت نوجوان نسل کو تباہ کر رہا ہے ان کی زندگیوں کو اندھیرے میں ڈال کر ان کی جوانی صحت مند زندگی کو آہستہ آہستہ کھوکھلا کر رہا ہے منشیات کی عادت ایک خطرناک مرض ہے یہ خود انسان کو اور اس کے گھر بار کو معاشرے اور پورے ملک و قوم کو تباہ کر دیتا ہے منشیات کے خلاف آواز زیادہ اٹھائی جارہی ہے لیکن اس کے باوجود اس بدبخت میں دن بہ دن اضافہ ہوتا چلا جارہا ہے آخر کیوں؟؟ منشیات ایک ایسا میٹھا زہر ہے یہ نشہ انسان کی صحت خراب کرنے کے ساتھ ذہنی طور پر مفلوج کر دیتا ہے نشہ بیچنے والے دلال قوم کے نوجوانوں سے نئی نسل سے پیسے بٹور کر ان کو تباہی کی طرف دھکیل دیتے ہیں نسلیں تباہ ہو رہی ہے ہو جائے انہیں تو صرف نوٹ بٹورنے کا ہیں انہیں پیسہ سے مطلب ہے پیسہ کماتا ہے پیسے کے پجاری کیا جانیں اولاد کیسے بڑا ہوتا ہے کسی بھی قوم کے لیے اصل قوت ان کے نوجوان ہوتے ہیں نئی نسل کا جذبہ ہی کسی بھی قوم کو بھرپور ترقی سے ہمکنار کرتا ہے کسی بھی ملک میں نئی نسل کو ملک کی بہتر خدمت کے لیے بھرپور انداز سے تیار کرنے پر توجہ دی جاتی ہے کسی بھی قوم معاشرے مستقبل کے ستارے اس قوم کا نوجوان ہوتے ہیں مگر یہاں نشے کے تاجروں کے ذریعے نئی نسل کو مختلف نشوں کی عادت میں مبتلا کرنا اپنا ہدف بنا رکھا ہے چند لوگ کروڑ پتی تو ضرور بن سکتے ہیں مقابلے میں کئی خاندان معاشرے کے روشن چراغ بجھ سکتے ہیں دنیا بھر میں منشیات کے خلاف بھرپور مہم چلائی جارہی ہے اور کوشش کی جارہی ہے کہ دنیا کو ہر طرح کی منشیات سے بلکل پاک کر کے نوجوانوں کو مکمل تباہی سے بچایا جائے اور دوسری طرف منشیات کا مافیائی نسل کو تباہ کرنے کے درپے ہے اور یہ منشیات کی غیر قانونی تجارت سے کروڑوں کماتے ہیں یہ زہر چند باثر افراد پورے معاشرے پر میٹھا زہر کو مسلط کرتے ہیں نوجوانوں کو ہیروئن شیشہ کوکین چرس افیون۔ بیئر۔ شراب اور نہ جانے کتنے طرح کے نشے میں مبتلا کرنے کی بھرپور کوشش کر رہے ہیں اور نئی نسل کا منشیات کی لت میں مبتلا ہونا انتہائی خطرناک ہے اس ناسور زہر سے ایک فرد نہیں پورے معاشرے کے مستقبل کے چراغ بجھ سکتے ہیں کیونکہ اس کے نتیجے میں آگے چل کر ملک کو افرادی قوت کی شدید قلت کا سامنا ہوسکتا ہے اور سوال صرف معاشی نقصان کا نہیں بلکہ نئی نسل کو منشیات کی لت میں مبتلا کر کے کسی کام کا نہ رہنے دیا جائے جب نئی نسل منشیات کی عادی ہوگی تو معاشرتی خرابیاں بھی پیدا ہوں گی اور اس کے نتیجے میں پورے معاشرے میں بگاڑ پھیلے گا اس نقصان کا کسی کو اندازہ ہے۔۔؟؟ زرا سوچیں معاشرے کی بنیاد ہلانے میں اور نئی نسل کو تباہ و برباد کرنے میں کوئی کسر باقی نہیں اور منشیات کے خاتمے میں صرف انتظامیہ یا ایک فرد کو ذمہ ٹھہرانا غلط ہے بلکہ اس کو مکمل جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کیلئے ہر ایک ذی شعور کو اپنی ذمہ داری ادا کرنی ہوگی اور تب ہی ہمارا معاشرہ منشیات سے پاک و صاف ہوسکتا ہے سکوں کے سانس کیلئے ہر فرد کی ذمہ داری ہے اس کے خلاف کام کرے تب جا کہ اس زہر کو قابو کرنا ممکن ہوسکتا ہے نئی نسل بڑی تباہی سے بچ سکتا ہے۔ اہل قلم اور ہر ذی شعوری سے دردمندانہ اپیل منشیات کے خلاف لوگوں میں شعور بیدار کر کے اپنا فرض ادا کریں یہ تباہی کچھ لوگوں کی نہیں بلکہ ہم سب کی ہے عوامی نمائندگان، سیاسی و مذہبی پارٹیوں کو اپنا موثر کردار اور انتظامیہ حکام بالا کو بھی اس ناسور کے خاتمے کیلئے اپنا فرض ادا کرنا چاہئے۔

تاریک راہوں کے مسافر

محمد الیاس کاکڑ

اس سال کے آغاز میں ہی یہ عہد کیا کہ ہر مہینے کم از کم ایک کتاب ضرور پڑھنی ہے۔ اسی سلسلے میں آغاز روف کلاسرا صاحب کا ترجمہ کیا ہوا ناول "تاریک راہوں کے مسافر" سے کیا۔ یہ ترجمہ دنیائے ادب کے عظیم فرانسیسی ناول نگار ہنری ڈی بالزاک کی لاجواب تخلیق "یوجین گرینڈ" کا ہے۔ جو کہ انہوں نے انقلاب فرانس کے پس منظر میں لکھا ہے۔

میں بغیر کسی تردد کے یہ کہہ سکتا ہوں کہ بلاشبہ یہ ایک شاہکار ہے اور کلاسرا صاحب نے اس کا کمال ماہرانہ ترجمہ کیا ہے۔ اگرچہ پڑھنے کی میری رفتار اتنی اچھی نہیں مگر یہ ناول اتنا پرتجسس تھا کہ اس کو پانچ سے چھ نشستوں میں ہی ختم کر ڈالا۔

روف کلاسرا صاحب کی صحافتی میدان میں آرا اور تبصروں پر آپ کو اختلاف ہوسکتا ہے مگر ان کی ادبی خدمات سے شاید انکار حق نہیں ہوگا۔

وہ لیہ کی ایک بستی جیسل کلاسرا سے اٹھ کر آج قومی اور بین الاقوامی سطح پر اپنی شناخت بنا چکے ہیں۔ وہ اور عامر ہاشم خاکوانی صاحب دونوں کتابوں کے عاشق ہیں اور ان کے کالموں میں اکثر اوقات آپ کو کتابوں کا حوالہ ملے گا۔ خاکوانی صاحب کی کتاب "زنگار نامہ" تو گویا ہی بہترین کتاب ہے جو کہ مسلسل میرے

مطالعہ میں ہے اور میں نے زنگار نامہ کو "کتابوں کی لغت" کا عنوان دیا ہے کیونکہ خاکوانی صاحب نے اس میں بے شمار کتابوں کا حوالہ دیا ہے اور کتابوں پر وہ مسلسل لکھتے بھی رہتے ہیں۔ زنگار نامہ کی تکمیل پر بھی اپنا تبصرہ ضرور پیش کرنا چاہوں گا۔ اس کے علاوہ کلاسرا صاحب کی ہی ایک اور کتاب "گمنام گاؤں کا آخری مزار" بھی زیر مطالعہ ہے جس میں انہوں نے عام لوگوں کی سچی کہانیاں لکھی ہیں۔

جہاں تک اس ناول کی بات ہے تو اس میں ساری کہانی مرکزی کردار لڑکی یوجین کے گرد گھومتی ہے۔ یہ ایک ایسی لڑکی کی عشق کی داستان ہے جس نے ایک ایسی تاریک راہ کا انتخاب کیا، جس کا سفر کافی مشکل، نبرد آزما اور دھندلا تھا۔ ایک ایسی خوبصورت اور پر خلوص لڑکی جس نے مادیت پرستی کے بجائے عشق جیسے انسانی زندگی کے بنیادی حقیقی جذبہ کا انتخاب کیا۔ انہوں نے دنیاوی مال و متاع کی بجائے ایک ایسے اندھیرے راستے کا انتخاب کیا جس سے واپسی کی راہ اکثر اوقات ممکن نہیں ہوتی۔ وہ ایک انتہائی امیر مگر کنجوس موسیو گرینڈ کی بیٹی ہوتی ہے۔ ان کے والد کی زندگی کا واحد مقصد سرمایہ کا حصول اور دولت جمع کرنا ہوتا ہے۔ وہ بنیادی حقوق سے ناواقف ایک ایسی شخصیت ہے جن کو اپنے گھر کے افراد کی بھی کوئی فکر نہیں ہوتی۔ ناول پڑھتے ہوئے آپ جب یوجین اور ان کے والد کے کرداروں کے درمیان موازنہ کریں گے تو آپ کو جہاں ترجیحات کا ٹکراؤ نظر آئے گا وہیں آپ کے سامنے اس وقت فرانسیسی معاشرے کا خوفناک چہرہ بھی ابھر کر سامنے آئیگا جس میں دولت ہی واحد ترجیح رہی ہے۔ اور یقیناً جس معاشرے میں سب کچھ دولت ہی کے گرد گھومتا ہو وہاں انسان اور انسانی جذبوں کی کوئی قدر نہیں رہتی۔ یہی کچھ یوجین کے ساتھ ہوا۔ پہلے موسیو گرینڈ نے اس کی حقوق کا استحصال کیا اس کے بعد جب انہوں نے پیرس سے آئے ہوئے اپنے ایک کنگال اور بے وفا کزن سے دل لگا لیا تھا جب اس کو محسوس ہوا کہ جذبات آخر کیا ہوتے ہیں اور ایک دن وہ آیا جب اس نے دولت پر مبنی اس بدنما نظام کے سامنے بغاوت کا جھنڈا اٹھایا اور جو اس کے دل نے کہا وہی کیا۔ یہ ناول لکھتے ہوئے بالزاک کے لئے جو بنیادی موٹیویشن تھی وہ یہ تھی کہ "اگر نپولین ایک عام سپاہی سے ترقی کر کے فرانس کا مالک بن سکتا ہے تو پھر ہر شخص کچھ بھی کر کے ترقی کرسکتا ہے" وہ اس ناول کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ جو کام نپولین اپنی تلوار سے نہ کرسکا، وہ میں اپنے قلم سے کروں گا"

میں ناول کی کہانی مزید بیان نہیں کروں گا، کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ آپ بھی ایک بار اس ناول کو ضرور پڑھیں اور اس ناول میں بیان کیے گئے منظر نامہ کا موازنہ موجودہ پاکستانی اور عالمی سرمایہ دارانہ نظام سے کریں کہ جس میں انسان ایک پروڈکٹ بن گیا ہے اور سرمایہ کا حصول ہی واحد مقصد۔ چاہے اس کے لئے انسانیت کی جتنی بھی تذلیل کی جائے۔

انسانی معاشروں کی ترقی وہاں کے باسیوں کو بنیادی حقوق اور ان کی ضروریات کو پوری کرنا ہی ہونا چاہئے نہ کہ سرمایہ کا ایک طرف منتقل ہونا۔ آج آپ دیکھ لیں ہمارے معاشرے میں ایک طرف ایسا طبقہ موجود ہے جس کے پاس سرمایہ اور مراعات کی فراوانی ہے جب کہ دوسری جانب ایک ایسا پسا ہوا طبقہ موجود ہے جو دو وقت کی روٹی کے لئے بھی پریشان ہے۔ بلاشبہ دولت پر مبنی معاشرے ظلم کا ہی ذریعہ ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ آپ کو اس ناول میں چرچ کے نمائندوں کا کردار بھی نظر آئے گا جن کا موازنہ آپ ہمارے معاشرے میں موجود بعض مذہبی طبقہ کے منفی کرداروں سے بھی کرسکتے ہیں۔ الغرض یہ ناول صرف تفریح کا ذریعہ نہیں بلکہ اپنے اندر سماج کے ایک کریہہ پہلو کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ملتا ہے اور یہی بالزاک کا کمال ہے اس لحاظ سے یہ ناول منفرد بھی ہے اور شعور کے نئے پرت کھولنے کا باعث بنتا ہے۔ روف کلاسرا صاحب کے ترجمے نے اس ناول کا حظ اور مزا باقی رکھا ہے۔

مادری زبان میں تعلیم اور حائل رکاوٹیں

تحریر: اقبال حسین اقبال

مکرمی! اللہ رب العزت نے انسان کو زبان کی نعمت سے نواز کر باقی مخلوقات سے ممتاز کردیا ہے۔ زبان اظہار خیال اور پیغام رسانی کا موثر ترین ذریعہ ہے اور یہ ایک مسلمہ حقیقت بھی ہے کہ انسان اپنی مادری زبان سے بے پناہ محبت کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ماہرین تعلیم بچے کو اس کی مادری زبان میں تعلیم دینے کی سفارش کرتے ہیں۔ جب بچہ مادری زبان میں تعلیم حاصل کرتا ہے تو علم رٹ کر نہیں بلکہ سمجھ کر ازبر کرتا ہے۔ دوران تدریس بوریت کے بجائے بشاشت محسوس کرتا ہے۔ کمرہ جماعت میں اجنبیت کے بجائے اپنائیت کا احساس ہوتا ہے۔ کسی بھی پیچیدہ مسئلے کو سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں تعلیم کا اثر دیرپا ہونے کے ساتھ تخلیقی صلاحیتیں بڑھ جاتی ہیں۔ فہم و فراست، عقل و دانش، حکمت و دانائی کے دریچے کھل جاتے ہیں۔ اسلام نے بھی ایک بچے کی اولین درسگاہ ماں کی گود کو قرار دیا ہے۔ گویا سیکھنے سکھانے، پڑھنے پڑھانے کے لیے مادری زبان کے علاوہ کوئی دوسری زبان کارگر ثابت نہیں ہوسکتی۔

مادری زبانوں کی اہمیت، تحفظ اور ان کی بقا کے لیے ہر سال 21 فروری کو مادری زبانوں کا عالمی دن منایا جاتا ہے۔ مادری زبان کو ذریعہ تعلیم بنانے کے لیے بلند و بانگ دعوے بھی کرتے کیے جاتے ہیں' مگر عملی اقدامات نہ ہونے کی وجہ سے ہر گزرتے لمحے کے ساتھ کئی مادری زبانیں متروک ہو کر ان کی تعداد میں کمی واقع ہوتی جارہی ہے۔ ہم روایتی طریقے سے بچے کو تعلیم دلانے پر مجبور ہوجاتے ہیں۔ جب بچہ سکول میں داخل ہوتا ہے تو اس کی مادری زبان چھن جاتی ہے اور غیر ملکی زبانیں مسلط کی جاتی ہیں۔ موٹی چوڑی کتابیں اس کے سامنے رکھ دی جاتی ہیں اور وہ زبانیں بچے کے لیے پہاڑ بن جاتی ہیں۔ جس سے بچے کے ذہن پر منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ اس کی کارکردگی قابل ستائش نہیں ہوتی ہے۔

غور طلب بات یہ ہے کہ اس وقت پاکستان میں کم و بیش 74 زبانیں بولی جاتی ہیں۔ کیا پاکستان جیسے ملک میں جہاں پہلے ہی تعلیم زبوں حالی کا شکار ہے 'تمام بچوں کو ان کی مادری زبان میں تعلیم کے زیور سے آراستہ کرنا ممکن ہے؟ کیا ہمارے پاس ایسے ماہرین ہیں جو بچوں کے لیے ان کی مادری زبان میں نصاب ڈیزائن کرسکیں؟ کیا ایسے تجربہ کار اور ٹرینڈ اساتذہ ہیں' جو بچوں کو ان کی مادری زبان میں تعلیم دینے کی اہلیت رکھتے ہوں؟

یہ ایسے سوالات ہیں جن کا جواب فالحال نفی میں ہے۔ اس کو لاگو کرنے کے لیے انتظامی طور پر ہمارے پاس کتابیں اور ماہر اساتذہ ہونے چاہئیں اور یہ خاصا مشکل مرحلہ ہے۔ کیونکہ یہاں تو قومی زبان اردو کو ذریعہ تعلیم بنانے کے لیے کئی قراردادیں منظور کرنے کے بعد بھی ٹال مٹول سے کام لیا جاتا ہے' تو ہر بچے کو اس کی مادری زبان میں تعلیم دینا کیونکر ممکن ہوسکتا ہے۔ اگر ہم مادری زبان کو ذریعہ تعلیم بنانے کے خواہاں ہیں تو ہمارے ماہرین تعلیم اور دانشور حضرات کو طویل المدتی تعلیمی پالیسی بنا کر کام کرنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ آنے والے وقتوں میں اس خواب کو شرمندہ تعبیر بنایا جاسکے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

Action taken against army officers over Ehsanullah Ehsan's escape: DG ISPR

Inter-Services Public Relations (ISPR) chief Maj Gen Babar Iftikhar has said action was taken against officers responsible for the escape of former Tehreek-i-Taliban Pakistan (TTP) spokesman Ehsanullah Ehsan from military custody last year, BBC Urdu reported.

Speaking to journalists affiliated with foreign media outlets at his office on Wednesday, Iftikhar said that Ehsan's escape was a "very serious" matter that had been investigated thoroughly and those found responsible in the episode had already been proceeded against.

He also said "efforts are underway to arrest Ehsanullah Ehsan again" but that he wasn't aware of his current whereabouts.

Ehsan was arrested in 2017, but escaped in January 2020 from a so-called safe house where he was being held by the forces. The circumstances of both his arrest and escape have been shrouded in mystery and controversy.

Days after the militant's escape from custody, the then interior minister Ijaz Shah had confirmed the news as "true", saying that the "state is aware" without giving any more details.

Ehsan most recently made the news after he allegedly threatened Nobel laureate Malala Yousafzai with a second attempt on her life. The TTP nine years ago had allegedly shot and badly wounded Malala.

Asked about the alleged threat, Maj Gen Iftikhar told journalists that according to his information, "the Twitter account which was used to threaten Malala was a fake account".

The alleged threat prompted Malala to tweet herself, asking both the military and Prime Minister Imran Khan to explain how her alleged shooter, Ehsan, had escaped from government custody.

"This is the ex-spokesperson of Tehrik-i-Taliban Pakistan who claims the attack on me and many innocent people.

He is now threatening people on social media," she tweeted. "How did he escape?"

The charges against Ehsan include the horrific massacre at the Army Public School in Peshawar in 2014 that killed 144 people mostly children, some as young as five years old.

He also claimed responsibility for the 2012 shooting of Malala in Swat Valley. In the attack, the gunman walked up to her on a school bus in which she was travelling, asked for her by name and then fired three bullets. She was just 15 years old at the time and had enraged the Taliban with her campaign for girls' education.

Her father, Ziauddin Yousafzai, a teacher, ran a school in Swat Valley for boys and girls. In 2007, when the TTP took control of the area, they forced girls out of schools and ruled with a brutal hand until 2009, when they were driven out by the military.

During his years in military custody, Ehsan was never charged. Authorities also later never explained how he left the country and travelled to Turkey, where he is believed to be living today.

'Missing persons issue to be resolved very soon'

During the conversation, Maj Gen Iftikhar, in response to a question about enforced disappearances, stated that the missing persons' commission had made "a lot of progress".

He said the commission had cases of more than 6,000 missing persons pending with it out of which nearly 4,000 had been resolved, according to BBC Urdu.

The head of the military's media affairs wing emphasised that "the missing persons issue will be resolved very soon."

His statement comes days after protesters calling for an end to enforced disappearances in Balochistan ended a week-long sit-in in the capital, after an assurance that Prime Minister Imran Khan will meet them next month.

The DG ISPR also disclosed that a few people had been arrested for links to the murders of 10 coal miners belonging to the Hazara community in Balochistan's Mach coal field area last month. He termed the arrests as "very important" but said he could not provide details.

بلوچستان رائٹرز گلڈ (برگ) کے زیر اہتمام ''برگ ادبی کنونشن''

ادب زندگی سے عبارت ہے اور ادب ہی سے معاشرے کی شائستگی ،حسن اور رعنائی نوتے پھوٹے ہیں۔ ادب تہذیب و تمدن ، ثقافت اور سماجی روایات معاشی طرز و بود اور رسم و رواج کا

رپورٹ: شیخ فرید

ایک ایسا آئینہ ہوتا ہے جس مین ہم اپنا مہ صرف ماضی کے نقوش دیکھ پاتے ہیں بلکہ اپنے مستقبل کے خدوخال کے تصورات کا تعین بھی کر سکتے ہیں۔ انہی نکات اور مطمع نظر کے پیش نظر بلوچستان رائٹرز گلڈ برگ نے "برگ ادبی کنونشن" کا اہتمام کیا۔ دو روزہ "برگ ادبی کنونشن" سرکٹ ہاؤس ڈیرہ مراد جمالی میں ہوا۔

24 فروری کو لاہور، ملتان، لیہ، اوستہ محمد، کوئٹہ، ڈیرہ الہ یار، مستونگ، لورالائی، لہڑی شہر، بختیار آباد ڈوکی اور بھاگ ناڑی کے ادیبوں، شاعروں اور صحافیوں نے کثیر تعداد میں بھر پور شرکت کر کے برگ ادبی کنونشن کو کامیابی سے ہمکنار کیا۔

24 فروری کی دوپہر کنونشن کے مہمانانِ گرامی کی آمد کا سلسلہ شروع ہو چکا تھا۔ حاجی عادل ابڑو نے مہمانوں کو پر لطف ظہرانہ دیا۔ شام کو خالد بیدار نے صحبت صنوبر ریسٹورانٹ میں چائے پارٹی کا اہتمام کر رکھا تھا۔

شام برگ کا تنظیمی اجلاس ہوا جس میں علی احمد ماندائی ، ارباب قربان ایری ، خالد بیدار، محمد کاشف اور شاذف شیخ نے شرکت کی اور برگ ادبی کنونشن کے پروگرام کے انتظامات کا جائزہ لیا گیا۔

شیخ فرید نے کنونشن کو حتمی شکل دیکر انتظامی کمیٹی کو مکمل۔ اختیارات تفویض کئے۔

مہمانوں کو رات کا عشائیہ کمشنر نصیرہ آباد ڈویژن کی جانب سے دیا گیا۔ رات کو پٹ فیڈر کنال نہر کے کنارے واقعہ پکنک پوائنٹ پر غیر رسمی مشاعرے کا اہتمام حاجی عادل آبڑو نے کیا۔ مشاعرے میں لاہور سے آئے شعراء کرام سمیت مقامی نوجوانوں نے اپنا کلام سنایا۔

حاجی محمد لطیف ، عبداللہ نظامی، عادل ابڑو ، شیخ فرید ، علی عمران ، قادر فیاض ، شاذف شیخ کے علاوہ دیگر شعراء نے خوبصورت کلام سنا کر داد تحسین حاصل کی۔ نہر کے کنارے مشاعرے کا اختتام رات گئے ہوا حاجی عادل ابڑو نے شرکاء کو بادام پستے والی چائے پلا کر مشاعرے کا لطف دوبالا کر دیا۔ 25 فروری کی صبح "کنونشن "برگ ادبی کنونشن" کا آغاز کمشنر نصیرہ آباد ڈویژن جناب عابد سلیم قریشی نے اپنے دست مبارک سے ربن کاٹ کر کیا اور کتابوں کی نمائش میں رکھی کتابوں میں گہری دلچسپی کا اظہار کیا۔ برگ ادبی کنونشن کے تین سیشن رکھے گئے تھے۔ پہلے سیشن کی صدارت عابد سلیم قریشی نے کی اور برگ ادبی کنونشن کے پروگرام کے انتظامات کا جائزہ لیا گیا۔

معروف باکسر عبداللہ رند

تلخ حقیقت یہ ہے کہ بلوچستان کے کسی بھی شعبے میں باصلاحیت نوجوانوں کو پرموٹ کرنیوالا کوئی نہیں

یہ تو ہم لوگ ہر جگہ پر یہ جملہ سنتے آرہے ہیں کہ بلوچستان میں ٹیلنٹ کی کوئی کمی نہیں صرف ان باصلاحیت نوجوانوں کو پرموٹ کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ بلکہ یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ بلوچستان کے کسی بھی شعبے میں باصلاحیت نوجوانوں کو پرموٹ کرنے والا کوئی نہیں ہے ایسا ہی اسپورٹس کی دنیا سے وابستہ ایک نوجوان سابق انٹرنیشنل کھلاڑی عبداللہ رند جو شاید کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ عبداللہ رند نے باکسنگ کا

مسائل رپورٹ

آغاز 18 سال کے عمر میں 1993 کو تنظیم ہدہ کلب سے کر دیا۔ اور 2 سال مسلسل یعنی 1995 تک اس کلب سے وابستہ رہا وہ کہتے ہیں کہ محنت کسی کی جاگیر نہیں کامیابی محنت سے ملتی ہے پیسوں کی گڈی سے نہیں عبداللہ رند نے اپنی محنت جاری رکھتے ہوئے اپنا زندگی کا پہلا فائٹ آل بلوچستان ٹورنام 8 نٹ سے کر لیا۔ یہ ایونٹ چمن میں منعقد ہوئی تھی جس میں اس نے سلور میڈل حاصل نے سلور میڈل جیتا تو اس کے دل میں مزید آگے بڑھنے کا جذبہ پیدا ہوا اس کے بعد اسی سال یعنی 11 نومبر کو آل پاکستان باکسنگ مقابلہ کراچی میں منعقد ہوئی۔ جس میں عبداللہ رند نے گولڈ میڈل جیت کر اپنے پسماندہ صوبہ بلوچستان کے نام کر دیا اور اس کے ساتھ بہترین فائٹ ایونٹس میں حصہ لیتا گیا اور کامیابیاں سمیٹتا گیا ہر ایونٹ میں وہ 48 ویٹ کے تمام انٹرنیشنل ایونٹ میں مختلف ممالک کے کھلاڑیوں سے مقابلہ کر کے اپنے باکسروں کو مات دے کر گولڈ میڈل جیتا گیا۔ اس کے بعد وہ لاہور میں پہلی بار 1997 کو انٹرنیشنل ایونٹ کا حصہ بنا عبداللہ رند جس انٹرنیشنل ایونٹ کے لئے اتنا محنت کر رہا تھا آخر کار وہ اس ٹورنامنٹ کے رنگ میں پہنچ گیا۔ اس کا مقصد لوکل۔ نیشنل نہیں بلکہ اس کی نظریں انٹرنیشنل گیمز پر تھا آخر کار وہ لاہور کے چٹانوں سے بلند جذبہ اور سخت محنت کی بدولت گولڈ میڈل اپنے نام کر دیا۔ یہ جیت اس کی زندگی کا ایک خواب تھا جو پورا ہو گیا کیونکہ انٹرنیشنل کھلاڑیوں سے جیتنا اتنا آسان کام نہیں اس کے بعد عبداللہ رند نے 1998 کے نیشنل گیمز میں سلور میڈل اپنے نام کر لیا کیونکہ وہ اپنی قابلیت اور نئے ٹیکنک پر سامنے والے کھلاڑیوں پر ہمیشہ بھاری پڑتا تھا۔ 1999 کو نیشنل بینک کے منعقد کردہ آل پاکستان ٹورنامنٹ میں گولڈ میڈل جیت لیا تھا اس وقت باکسنگ کے دنیا میں ہر جگہ پر عبداللہ رند کے نام کا چرچا تھا۔ اسی سال یعنی 1999 کو واپڈا کے ٹورنامنٹ میں بھی اس نے گولڈ میڈل اپنے نام کر دیا گولڈ میڈلز اپنے نام کر چکے ہیں 2002 کو نیشنل چیمپئن شپ کا میدان راولپنڈی میں سج گیا۔ اس میں بھی عبداللہ رند کو کھیلنے کا موقع ملا دلچسپ مقابلے کے بعد اس ایونٹ میں بھی اس نے سلور میڈل جیت لیا۔ اتنے تمغہ جیتنے کے بعد عبداللہ رند کو اپنے ہی صوبے میں اتنا حوصلہ افزائی نہیں ملی جس سے وہ مایوس ہو کر اسپورٹس کی دنیا سے کنارہ کشی اختیار کیا 13 سال دور رہنے کے بعد پھر باکسنگ سے وابستہ اس کے دوستوں نے اس کو دوبارہ 2015 میں پروفیشنل باکسنگ کے کوچنگ کے لئے اس کو آمادہ کروایا وہ دوبارہ اپنے کھیلوں کی سرگرمیاں شروع کر دیا اسکے کوچنگ میں ان کے شاگردوں نے ملک کے مختلف صوبوں سے فائٹ جیت کر بیلٹ اپنے صوبے کے نام کروا چکے ہیں۔ 2017 کوتائی لینڈ سے پروفیشنل باکسنگ کا ایک کورس پاکستان میں منعقد ہوا عبداللہ رند نے وہ کورس مکمل کر کے آجکل وہ کوچنگ کے ساتھ ساتھ ریفری اور جج کا فریضہ بھی سرانجام دے رہا ہے اور ساتھ میں اپنا 14 سالہ بیٹے کو بھی انٹرنیشنل مقابلوں کے لیے ٹریننگ دے رہا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

دنیا بھر کی طرح بلوچستان کو بھی کورونا وائرس کی وبا نے بری طرح متاثر کیا۔اس موذی مرض سے صوبے میں سیکرٹری سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ چیف اینڈ جنرل ہسپتال کوئٹہ میں اپنے باعث والدین اور بچوں میں چڑچڑا پن بڑھ گیا تھا جس کہ وجہ سے گھریلو تشدد میں بھی خبر جواہ اضافہ دیکھنے وجہ سے بچوں کا زیادہ تر وقت موبائل فون اور انٹرنیٹ پر گزارہ جس کی وجہ سے بچوں میں جہاں

کورونا وائرس/ بچوں پر تشدد کو کیسے روکا جائے

ہزاروں افراد متاثر ہوئے جبکہ سینکڑوں لقمہ اجل بن گئے۔تاہم اس تمام تر صورتحال کے دوران مختلف غیر سرکاری تنظیمیں عوام کی فلاح و بہبود کے لیے کوشاں رہیں جن میں یونیسف سرفہرست ہے۔یونیسف اور دانش آرگنائزیشن نے مل کر بلوچستان میں کورونا وائرس کی وباء سے متعلق جہاں عوام میں شعور بیدار کیا وہیں شہریوں کو لاک ڈاون کے نفسیاتی مشاورت بھی فراہم

عبدالروف بلوچ نے دانش آرگنائزیشن سے خصوصی گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ کورونا وائرس نے دنیا بھر کو اپنی لپیٹ میں لیا وہین بلوچستان بھی اس وباء سے بچ نہ سکا۔کورونا وائرس اور لاک ڈاون کے دوران گھروں پر مسلسل رہنے کی وجہ سے لوگون چڑچڑا پن کافی بڑھا جس کی وجہ سے گھروں میں بچوں پر تشدد کے واقعات زیادہ ہوئے بڑھتے تشدد کے واقعات کی

فرائض سرانجام دے رہے ہیں انہوں نے دانش آرگنائزیشن سے خصوصی گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ کورونا وائرس سے محفوظ رہنے کے لیے اگر چند احتیاطی تدابیر پر عمل کر لیا جائے تو اس موذی مرض کو ہرایا جا سکتا۔دوسروں سے میل جول کے دوران اگر 6 فٹ کا سماجی فاصلہ رکھا جائے تو کورونا وائرس انسان سے انسان تک منتقل نہیں ہوسکتا۔ماسک کا استعمال اور متواتر

کوملا۔تاہم اس پر قابو پانے کے لیے ہمیں مثبت سرگرمیوں میں مشغول رہا چاہیے اقوام متحدہ کا ادارہ یونیسف گزشتہ کئی دہائیوں سے بچوں کے تحفظ سے متعلق بلوچستان میں کوشاں ہیں۔کورونا وائرس کے دوران بچوں میں چڑچڑا پن اور گھریلو تشدد کے واقعات میں اضافے کے پیش یونیسف کے تعاون سے دانش آرگنائزیشن کے زیر انتظام گزشتہ برس سہ ماہ پر مشتمل

چڑچڑا پن بڑھا ہے وہیں بچوں کے غیر موذو ویبسائٹ پر جانے کا امکان زیادہ ہوا ہے۔ والدین کو اس دوران بچوں سے نرمی سے پیش انا چاہیے اور بچوں کو اہمیت اور محبت کا احساس دلانا چاہیے تا کہ بچوں کے ذہنوں پر مثبت اثرات مرتب ہو آپ کے اطراف میں اگر آپ کو کسی بچے کے ساتھ ہونے والی زیادتی، استحصال یا تشدد کا عمل ہو تو محکمہ سماجی بہبود سے مدد لیں اور ان کی ہیلپ لائن

کررہا ہیکورونا وائرس کے آنے سے بچے ذہنی طور پر متاثر ہوئے ہیں اور اس موذی وباء کی وجہ سے مسلسل گھر رہنے کے باعث بچے کا ذہنی دباء بڑھا ہے۔اس کے علاوہ کورونا وائرس کی وجہ سے مالی طور پر بھی لوگ بری طرح متاثر ہوئے ہیں جس کی وجہ سے گھروں میں بچوں کے ساتھ تشدد کے واقعات میں خاطر خواہ اضافہ دیکھنے کو آیا ہے۔تاہم اس صورتحال سے عوام کو اگاہ

تصدیق ہے اور اس پر زور دیتا ہے کہ بچوں کو تشدد اور ناجائز استعمال سے تحفظ فراہم کریں۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ پاکستان کے دیگر صوبوں بشمول سندھ، پنجاب، کے پی کے اور گلگت بلتستان بھی چائلڈ پروٹیکشن کے اسی ماڈل پر عمل کرنے کے لئے راضی ہیں۔

بلوچستان چائلڈ پروٹیکشن ایکٹ 2016 کی دفعات کے تحت، بلوچستان چائلڈ

سوشل ویلفیئر کے ڈسٹرکٹ انچارج/ ڈپٹی ڈائریکٹرز کو چلڈرن پروٹیکشن کیس مینجمنٹ اینڈ ریفرل سسٹم پر مبنی کیا گیا ہے۔ ڈپٹی کمشنرز کی زیرصدارت ضلعی چائلڈ پروٹیکشن کمیٹیوں کو بلوچستان کے تمام اضلاع میں مطلع کر دیا گیا ہے۔کوئٹہ کے تقریبا 40 پولیس پرسنل (انسپکٹرز/ سب انسپکٹرز اور تفتیشی آفیسرز) بلوچستان چائلڈ پروٹیکشن ایکٹ 2016 اور چائلڈ

وجہ سے بچوں پر منفی ذہنی اثرات مرتب ہوئے ان منفی اثرات پر قابو پانے کے لیے والدین کو بچوں کے ساتھ زیادہ سے زیادہ وقت گزاریں اور انہیں اس بات کا احساس دلایں کہ وہ والدین کے لیے سب سے اہم ہیں۔لاک ڈاون اور گھروں میں ہونے کی وجہ سے بچوں کا زیادہ تر وقت موبائل فون اور انٹرنیٹ پر گزارہ جس کی وجہ سے بچوں میں جہاں چڑچڑا پن بڑھا ہے وہیں بچوں کے غیر موذو ویبسائٹ پر جانے کا امکان زیادہ ہوا ہے۔

والدین کو اس دوران بچوں سے نرمی سے پیش انا چاہیے اور بچوں کو اہمیت اور محبت کا احساس دلانا چاہیے تا کہ بچوں کے ذہنوں پر مثبت اثرات مرتب ہو محکمہ سماجی بہبود یونیسف اور دانش کے تعاون سے بچوں کو مفت نفسیاتی مشاورت فراہم کر رہا ہے اور اگر آپ کے اطراف میں اگر آپ کو کسی بچے کے ساتھ ہونے والی زیادتی، استحصال یا تشدد کا عمل ہو تو محکمہ سماجی بہبود سے مدد لیں اور ان کی ہیلپ لائن 1121 یا دانش کے ماہر نفسیات سے مفت مشاورت حاصل کریں۔

گزشتہ برس کورونا وائرس نے دنیا بھر کو اپنی لپیٹ میں لیا تو لاکھوں افراد اس بیماری کی نظر ہو گئے۔اس موذی مرض سے بلوچستان بھی محفوظ نہ رہ سکا۔10 مارچ 2019 کو صوبے میں پہلا کورونا وائرس کیسے سامنے آیا تو طب کے شعبے میں ایمرجنسی صورتحال پیدا ہوگئی۔محکمہ صحت کے اعداد و شمار کے مطابق اب تک صوبے میں اس موذی مرض نے 190 افراد کی جان لی ہے۔تاہم اس مرض سے عوام کو محفوظ رکھنے کے لیے ڈاکٹر اور طبی عملہ ہر وقت کوشاں ہیں۔ڈاکٹر مقبول لانگو جو ماہر امراض سینہ ہیں اور گزشتہ کئی سالوں سے فاطمہ جناح

ہاتھ دھونے سے کورونا وائرس کے جراثیم کا اثر کم ہو جاتا ہے۔ان تمام احتیاطی تدابیر پر عمل پیرا ہو کر اس بیماری کو پھیلنے سے روکا جاسکتا ہے۔ڈاکٹر مقبول لانگو نے کہا کہ بطور ماہر امرض سینہ کورونا وائرس سب سے زیادہ انسان کے سینے کو متاثر کرتا ہے جس کی وجہ سے مریض کو سانس لیے میں دشواری کا سامنا ہوتا ہے۔تاہم کورونا وائرس کی علامات میں سے کوئی بھی علت محسوس ہو تو فری طور پر ڈاکٹر سے جزو کرنا چاہیے تا کہ بروقت علاج ممکن ہو سکے۔انہوں نے مزید کہا کہ روزانہ کی بنیاد پر کورونا وائرس کے سینکڑوں کیسز فاطمہ جناح ہسپتال لائے جاتے ہیں تاہم فاطمہ جناح چیسٹ اینڈ جنرل ہسپتال میں تمام تر سہولیات کی وجہ سے یہاں جانبحق افراد کی شرح بے حد کم ہے۔بچوں پر بڑھتے تشدد کے واقعات سے متعلق سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ بچوں پر تشدد کے واقعات میں اضافے کی ایک بڑی وجہ کورونا وائرس اور لاک ڈاون کے دوران ہمارے بدلے ہوئے معاملات بھی ہیں لاک ڈاون کے معاشی مشکلات کے

پروگرام چلایا گیا۔جس میں کورونا وائرس سے متاثرہ افراد اور بچوں کی نفسیاتی رہنمائی کی گئی۔تاہم مثبت نتائج سامنے آئے پر یونیسف نے اس پروگرام کو مدت میں مزید 6 ماہ کی توسیع کی جس میں کورونا وائرس سے متاثرہ افراد اور صوبے کے بچوں پر ہونے والے تشدد واقعات کے باعث بچوں میں پیدا ہونے والے نفسیاتی دباء پر قابو پانا شامل ہے۔دانش آرگنائزیشن کے ماہر نفسیات دن رات 1121 اور 03337874811 پر عوام کو نفسیاتی مشاورت فراہم کر رہے ہیں۔

دانش آرگنائزیشن سے خصوصی گفتگو کرتے ہوئے سینئیر ماہر امراض نفسیات ڈاکٹر غلام رسول نے کہا کہ کورونا وائرس نے معاشرے کے ہر طبقے پر منفی عصر مرتب کیا ہے جبکہ اس وباء کا سب سے زیادہ عصر بچوں پر پڑھا ہے۔کورونا وائرس کے سبب گھروں میں کشیدگی بڑھی ہے جس کی وجہ سے گھروں میں تشدد کے واقعات میں بھی اضافہ دیکھنے کو ملا ہے۔

کورونا وائرس کی وجہ سے دنیا بھر کہ طرح بلوچستان مین بھی تعلیمی ادارے بند رہے اس دوران بچوں نے اپنا زیادہ تر وقت گھروں میں گزارا۔گھروں میں ہونے کی

1121 یا دانش کے ماہر نفسیات سے مفت مشاورت حاصل کریں۔

دانش آرگنائزیشن کی پروگرام منیجر اشرت الطاف نے کہا کہ کورونا وائرس کی پہلی لہر

انٹرنیٹ کا غلط ہاتھوں میں آنا کیسز میں اضافے کی سب سے بڑی وجہ ہے، ترجمان حکومت بلوچستان لیاقت

نے جب بلوچستان کو متاثر کرنا شروع کیا تو یونیسف کے تعاون سے دانش آرگنائزیشن نے عوام میں جہاں کورونا وائرس سے متعلق اگاہی فراہم کی وہیں اس وباء کے دوران لوگوں میں پیدا ہونے والے ذہنی انتشار کو بھی اپنے ماہر نفسیات کی مدد سے حل کیا اس سلسلے میں ہم نے دو اقسام کے لوگوں کی ذہنی مشاورت کی پہلے وہ جن کو اس وباء نے اپنی لپیٹ میں لیا دوسرے وہ جو متاثرہ فرد کے قریبی افراد تھے۔اپنے ماہر نفسیات اور محکمہ سماجی بہبود کے ساتھ مل کر دانش آرگنائزیشن نے متاثرہ افراد کو ذہنی مشاورت فراہم کیا اس دوران ہمارے ماہر نفسیات محکمہ سماجی بہبود کے دفاتر میں بھی ان لائن اپنے فرائض سرانجام دیتے رہے۔تاہم یونیسف کے تعاون سے ایک بار پھر دانش آرگنائزیشن کورونا وائرس سے متاثرہ افراد کے ساتھ ساتھ بچوں پر تشدد سے متعلق بھی ذہنی مشاورت فراہم کر رہا ہے

یونیسف 2008 سے دانش آرگنائزیشن کے ساتھ مل کر بچوں پر تشدد سے متعلق کام

پروٹیکشن کمیشن تشکیل دیا گیا ہے اور اس کا عمل درآمد ہے۔سی پی کیس مینجمنٹ اینڈ ریفرل سسٹم کو حتمی شکل دینے کے لئے متعلقہ محکموں اور تنظیم پر مشتمل ایک چلڈرن پروٹیکشن ٹیکنیکل ورکنگ گروپ بھی تشکیل دیا گیا ہے۔ یونیسف کی تکنیکی مدد سے، چائلڈ پروٹیکشن کیس مینجمنٹ کیس مینجمنٹ اینڈ ریفرل ماڈل کو حتمی شکل دے دی گئی ہے۔اب تک محکمہ سوشل ویلفیئر کو ایس این ایز میں گیارہ (11) ڈسٹرکٹ چائلڈ پروٹیکشن یونٹ کی منظوری دی گئی ہے۔ پبلک سروس کمیشن کے ذریعہ چائلڈ پروٹیکشن آفیسرز کی تقرری کی گئی ہے اور چائلڈ پروٹیکشن کیس مینجمنٹ اینڈ ریفرل سسٹم کی تربیت دی گئی ہے۔فرسٹ ماڈل ڈسٹرکٹ چائلڈ پروٹیکشن یونٹ کوئٹہ میں قائم کیا گیا ہے، جس کا افتتاح فروری 2020 میں ہوا تھا اور اس کے مینڈیٹ کے مطابق کام کیا جارہا ہے۔ تشدد اور بدسلوکی کے واقعات سے بچ جانے والے بچوں کو ریفرل میکانزم کے ذریعہ میڈیکل، نفسیاتی، قانونی اور دیگر ضروری مدد فراہم کی جارہی ہے۔ چائلڈ پروٹیکشن سروسز کے لئے ایک ٹول فری ہیلپ لائن نمبر 1121 بھی حاصل کیا گیا ہے اور فعال ہے۔ ڈسٹرکٹ چائلڈ پروٹیکشن یونٹ میں چلڈرن پروٹیکشن انفارمیشن مینجمنٹ سسٹم کو بھی حتمی شکل دی جارہی ہے اور جلد کام ہوجائے گی۔ چونکہ صوبے کے تمام اضلاع میں چائلڈ پروٹیکشن یونٹوں کے قیام کے عمل میں وقتی ضرورت ہے اور بہت سارے وسائل کی ضرورت ہے۔ لہذا، محکمہ سوشل ویلفیئر کے تمام ڈسٹرکٹ انچارج / ڈپٹی ڈائریکٹرز کو باقاعدہ ذمہ داروں کی تقرری تک چائلڈ پروٹیکشن کی ذمہ داریاں تفویض کردی گئیں ہیں۔ محکمہ

پروٹیکشن کیس مینجمنٹ اینڈ ریفرل سسٹم پر مبنی ہیں

تشدد اور بدسلوکی سے بچ جانے والے کتنے بچوں کو حفاظتی خدمات فراہم کی گئیں؟ ڈسٹرکٹ چائلڈ پروٹیکشن یونٹ کوئٹہ (بشمول انسانی اور مالی وسائل کی کمی) نے تقریبا Protection تینتیس 33 (10 لڑکیاں اور 13 لڑکے) بچوں کے تحفظ (تشدد اور بدسلوکی) کے مقدمات کامیابی کے ساتھ رجسٹرڈ اور ان کا انتظام کیا ہے۔ان بچوں کو حوالاتی میکانزم کے ذریعہ میڈیکل، نفسیاتی اور قانونی معاونت فراہم کی گئی ہے۔اس کی روک تھام کے لئے، بیداری میں اضافے کی کچھ سرگرمیاں بھی کی گئیں جن میں شامل ہیں۔ حفاظتی اقدامات اور طریقوں پر کوئٹہ کے متبادل نگہداشت کے اداروں میں 200 بچوں کا رخ۔ کوئٹہ میں حفاظتی اقدامات اور طریقوں پر 100 کے لگ بھگ اسٹریٹ ورکنگ بچوں کا رخ کوئٹہ، پشین، قلعہ عبداللہ، نوشکی، قلات، پنجگور، تربت، لسبیلہ، سبی، جعفر آباد میں ایک مہینے کے لئے بلوچستان کے 10 اضلاع میں کوویڈ 19 سے متعلق بچوں کی روک تھام اور تشدد سے بچاؤ کے خلاف کیبل اشتہاروں کے ذریعے آگاہی مہم چلائی گئی۔ 5 نومبر سے 3 دسمبر 2020 تک شروع ہوگا یہ براہ کرم واضح رہے کہ بچوں کے تحفظ سے متعلق امور پر روک تھام/ بیداری کے لیے اس محکمہ کو کوئی مالی رقم فراہم نہیں کی گئی ہے۔ مذکورہ سرگرمیاں یونیسف کے اشتراک سے انجام دی گئیں۔ یہ بھی واضح رہے کہ روک تھام کی سرگرمیوں کے لئے پی کے آر 10 ملین کی ایک خصوصی سمری پیش کی گئی تھی۔ لیکن، اس کی ابھی تک منظوری نہیں ہوسکی ہے۔

UKaid from the British people
unicef for every child
DANESH

گھر پر تشدد سے بچائو

بچوں کو منفی رویوں کی وجہ سے سزا دینے اور ذلت کا احساس دلائے بغیر بھی آپ انہیں مثبت انداز میں پیش آنے کیلئے تیار کر سکتے ہیں۔

AB NO.423/27-02-2021

اگر آپ کو کسی بچے کے ساتھ ہونے والی زیادتی، تشدد، استحصال کا علم ہو یا کورونا وائرس کے باعث نفسیاتی مشاورت درکار ہو تو محکمہ سماجی و بہبود کی ہیلپ لائن 1121 یا 0333-7874811 پر رابطہ کریں۔